JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

ORCID of JAR: https://orcid.org/0009-0000-0723-9485
CrossRef DOI Number: 10.67244/jar.bwo-researches.v6i4.a637
Link to the Paper: https://jar.bwo-researches.com/index.php/jarh/article/view/637
Edition Link: Journal of Academic Research for Humanities JARH, 6(4), Oct-Dec 2026
HJRS Link: Journal of Academic Research for Humanities JARH (HEC-Recognised for 2026-2027)
YouTube Link for the Paper Video Overview: https://youtube.com/shorts/SWO7DNRVxIM

Pun and Verbal Artistry in Fifth Chepter of Mathnavi - e- Moulvi: Types, Examples & Stylistic Analysis

Author 1:	**Dr. Shazia Sultana,** Ph.D. Persian Language & Literature, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan, shaziahasmi1@gmail.com, https://orcid.org/0009-0009-0604-6329
Corresponding &Author 2:	**Dr. Musarrat Wajid,** Professor, Persian Language & Literature, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan, musarrat.wajid@iub.edu.pk, https://orcid.org/0009-0005-3321-3007
Author 3:	**Dr. Ismat Durrani,** Professor, Persian Language & Literature, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan, ismat.durrani@iub.edu.pk, https://orcid.org/0009-0002-1692-6900
Author 4:	**Aqeela Khatoon,** Ph.D. Scholar in Persian, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan, aqeelakhatoon99@gmail.com, https://orcid.org/0009-0001-6818-5481

Paper Information

Citation of the paper:
(JARH)Sultana, D. S., Wajid, D. M., Durrani, D. I., Khatoon, A., (2026). Pun and Verbal Artistry in Fifth Chepter of Mathnavi - e- Moulvi: Types, Examples & Stylistic Analysis. *In Journal of Academic Research for Humanities, 6(4), 22–29.*

QR Code for the Paper:

Subject Areas for JARH:
1 Pun and Verbal Artistry
2 Stylistic Analysis
3 Social Sciences & Humanities

Timeline of the Paper at JARH:
Received on: 15-09-2026.
Reviews Completed on: 30-09-2026.
Accepted on: 10-10-2026.
Online on: 13-10-2026.

License:
CC BY SA
Creative Commons Attribution-Share Alike 4.0 International License

Recognised for BWO-R:
HJRS HEC Journal Recognition System

Jointly Published by BWO Research INTL:
BWO RESEARCHES (PVT) LTD INTERNATIONAL

CrossRef DOI Image of the paper:
Crossref

Abstract

This study presents a stylistic analysis of Pun and verbal artistry (Sana'at-e-Tajnis) in the fifth chapter (Daftar Panjum) of Mathnavi-e-Manavi by Maulana Jalal-ud-Din Rumi. The Mathnavi is considered a masterpiece of Persian didactic-mystical poetry, renowned for its profound meaning and exceptional linguistic beauty. Among its many rhetorical devices, Tajnis (paronomasia/pun) holds a significant place as a tool for creating musicality, semantic depth, and aesthetic pleasure. The primary objective of this research is to identify, classify, and analyze the various types of Tajnis employed by Rumi in the fifth Daftar. This research adopts a qualitative textual and stylistic approach. All verses of the fifth chapter were closely examined, and instances containing Tajnis were extracted, coded, and categorized according to the classical principles of Persian rhetoric (Ilm-e-Badi). The findings reveal that Rumi has skillfully utilized different types of Tajnis, including Tajnis-e-Taam, Tajnis-e-Muharraf, Tajnis-e-Khatti, and Tajnis-e-Ishtiqaq. The study demonstrates that Rumi's use of pun is not merely for ornamental purposes; rather, it serves to reinforce mystical concepts, create semantic ambiguity (Iham), enhance memorability, and produce phonological harmony. This artistry shows the perfect fusion of form and meaning in Rumi's style.

Keywords: Mathnavi-e-Moulvi, Daftar Panjum, Tajnis, Pun, Stylistic Analysis, Rhetorical Devices, Persian Poetry

زیر تحریر ہے۔تجنیس اور اس کی اقسام کی تفصیل میں جانے سے پہلے مضمون سے متعلق چند ضروری باتیں، قارئین کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں:

مولانا جلال الدّین رومی (1207ء-1273ء)؛ فارسی ادب میں، مولا نا،مولوی اور رومی کے نام سے جانے جاتے ہیں ان کی مثنوی معنوی چھ دفتروں پر مشتمل ہے جن کے اشعار کی تعداد 26660 ہے۔ شہرہ آفاق مثنوی میں انسانی کردارسازی کے لیے پیغام میں ادبی محسنات بھی بہت تعداد میں موجود ہیں ۔ ان میں سے ایک صنعت تجنیس بھی ہے۔ اور پوری مثنوی میں، تجنیس کے بہت سے اشعار ملتے ہیں۔اس خیال سے کہ ہر دفتر میں سے تجنیس اور اس کی اقسام کے اشعار تلاش کرکے مضامین کی صورت قارئین کو پیش کیا جائے ۔ اس سے قبل بھی مضامین تحریر کیے جا چکے ہیں۔ یہ تحقیقی مضمون بھی اسی کی کڑی ہے۔

اور اس وقت زیر تحریر تحقیقی مضمون میں ، مثنوی کے چھ دفتروں میں سے صرف دفتر پنجم جوکہ 424 صفحات اور192 عنوانات اور تقریباً 4240 اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مضمون میں ان اشعار میں موجود صنعت تجنیس کی اقسام کو پیش کیا جارہا ہے۔ اور تمام اقسام کو الفبائی انداز میں لایا جارہا ہے اور پھر مثال کے طور پر دفتر پنجم سے اشعار اور ارکانِ تجنیس کی وضاحت میں ،چند چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

کیوں کہ ایک مضمون میں تمام شعری مثالیں نہیں لائی جا سکتیں، اس لیے "بہ مشت نمونہ خروارے"کے مصداق ہی مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔ اور اشعار کی مثالوں کے لئے (رومی،جلال الدّین،1974ء،مثنوی معنوی، مترجم، سجاد حسین،قاضی،(دفتر پنجم)الفیصل،لاہور) سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ، مضمون میں جہاں شعری مثالیں دی جائیں گی وہاں ارکان تجنیس کو جلی انداز میں لکھا جائے گا اور وہاں صرف شروع میں اس کا حوالہ (مثنوی،دفتر پنجم،ص:)دے کر بعد میں صرف صفحہ نمبر ہی دیا جائے گا،تاکہ تکرار سے بچا جا سکے۔

اب آگے بڑھتے ہوئے مثنوی معنوی میں سے تجنیس یا جناس کی اقسام اورشعری مثالیں دیکھنے سے پہلے تجنیس کے لغوی اور اصطلاحی معنی دیکھتے ہیں۔

تجنیس کے لغوی معنی:"فیروز اللغات" میں تجنیس یا جناس کے لغوی معنی ہیں"ہم جنس کرنا یا ہونا،یکساں کرنا،یکساں ہونا۔(فیروز الدّین،مولوی،1931ء،ص:224)اسی طرح حسن اللغات میں بھی وہی معنی ہیں۔یعنی ہم جنس کرنا یا ہونا ہے۔یکساں کرنا یا ہونا۔(علی،حسن، 2017ء ،ص:188)

تجنیس کے اصطلاحی معنی:اصطلاح میں اس سے مراد، دو لفظوں کا تلفظ میں متحد اور معنی میں مختلف ہونا ہے۔ان دونوں حروف کو دو رکن جناس کہا جاتا ہے۔(همایی، 1389ھ۔ش،ص:28-29)

اقسام تجنیس: صنائع بدیع کے ماہرین نے اس کی کئی اقسام بیان کی ہیں۔مثلاً

فقیر،شمس الدّین نے "حدائق البلاغة" میں تجنیس کی درج ذیل اقسام کا تذکرہ کیا ہے:

جب بھی کوئی نثری تحریر یا منظوم کلام مطالع میں لایا جاتا ہے تو ،اس کو فکر اور فن کی نظر سے پرکھا جاتا ہے۔ یعنی ان کی فکر یا پیغام کیا ہے ؟ اور یہ کہ نثر نگار یا شاعر نے اپنے پیغام کو قاری کے لیے پُرکشش بنانے کے لیے کن کن ادبی فنون کو اپنایا ہے۔ تو جو شعراء اور ادباء ، بیان ، معانی اور صنائع ،محسنات یا صنعت های بدیع سے استفادہ کرتے ہیں تو، ان کے بر محل و بہترین استعمال سے اپنا پیغام پہنچا کر،قاری کی دلچسپی کا سامان مہیا کردیتا ہے۔ ان صنعتوں کی دو اقسام ہیں۔

1۔ صنعتِ لفظی یا بدیعِ لفظی : همایی،جلال الدّین ،اپنی کتاب "فنونِ بلاغت و صناعاتِ ادبی " میں درج ذیل الفاظ میں تعریف کرتے ہیں:

صنعتِ لفظی میں، کلام میں حسن اور خوب صورتی کا تعلق الفاظ سے ہوتا ہے۔ اگر ہم معنی کو قائم رکھنے کے لیے الفاظ بدل دیں تو حسنِ کلام باقی نہیں رہے گا۔ جیسے مسجع کے لیے اس جملے کی مثال :"هنر،چشمهٔ زاینده است و دولتِ پاینده" اگر کلمه 'پاینده' کی جگه 'جاویدان' لے آئیں تو معنی تو وہی ہیں لیکن نثر کا حسن ضایع ہو جائے گا۔ (همایی، 1389هش،ص:37)

اور صنائع لفظی میں سے چند معروف صنعتین درج ذیل ہیں:

تجنیس/جناس، ردالعجز علی الصدر،رد الصدر علی العجز،لزوم مالا یلزم،رقطا،خیفا،مقطع و موصل،سجع، تضمین، استثناء،استدراک،ملمع،ذوبحرین،ذوالقافیتین،متلون، سوال و جواب، ردالقافیه،ردالمطلع،لف و نشر،تضاد،مراعات النظیر، تلمیح ،سیاقة العداد ،تنسیق الصفات و توشیح وغیره آنها۔(فقیر،شمس الدّین،1887ء،،ص:93-112)

2۔ صنعتِ معنوی یا بدیعِ معنوی: صنعتِ بدیع کے متعلق ،مصنف "فنونِ بلاغت و صناعات ادبی"، لکھتے ہیں کہ:

صنعت معنوی میں، کلام میں حسن اور خوب صورتی کا تعلق الفاظ کی بجائے معنی میں ہوتا ہے۔اگر ہم معنی کو قائم رکھنے کے لیے الفاظ کو بدل بھی دیں تو حسن کلام باقی رہے۔همایی،1389ھ۔ش، ص:38)

اور صنائع معنوی میں سے چند معروف صنعتین درج ذیل ہیں:

توریه،ایهام تناسب،ایهام تضاد،طباق،مقابله،مراعاة النظیر،مشاکلت،عکس،رجوع،لف و نشر، تفریق، تقسیم، تجرید، مبالغه،مذهبِ کلامی،حسنِ تعلیل،تاکید المدح بما یُشبه الذم،تاکید الذم بما یُشبه المدح، استتباع، توجیه،تجاهلِ عارفانه،قول بالموجب،اعتراض،تنسیق الصفات،مزاوجت،ارصاد،استخدام،ادماج الهزل الذی یراد به الجد،اطراد و تعجب۔

(روحی،علی،اصغر،1355 هق،ص:303 -286)

صنائع بدیع لفظی میں سے ایک ،صنعت تجنیس؛ جسے جناس بھی کہا جاتا ہے، شامل ہے۔اور ہمارا یہ تحقیقی مضمون به عنوان:" مثنوی معنوی کے دفتر پنجم میں صنعتِ تجنیس اور لفظی حسنِ بیان:اقسام،مثالیں اور اسلوبیاتی تجزیہ"

دونوں ہی 'دریدن'(چیرنا /پھاڑنا) مصدر سے مشتق ہیں۔ 'بدرد' به معنی(چیرے/پھاڑے) اورفعل مضارع،صیغہ واحد حاضر ہے۔ جب کہ 'بدر' به معنی(تو چیردے/پھاڑ دے) فعل امر ، صیغہ واحد حاضر ہے۔

ای همای! که همایان فرّخی   از تو دارند و سخاوت
هر سخی   (ص:410)

درج بالا شعر میں "سخاوت،سخی" دونوں رکن اشتقاق،' سخا' سے مشتق ہیں۔

2۔ **تجنیس تام**:اس سے مراد یہ کہ کلام میں ایسے دو الفاظ ہونا یا لانا جو حروف،حرکات،سکون اور ترتیب میں بالکل ایک جیسے ہوں ،لیکن نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوں اور معنی کے لحاظ سے بالکل مختلف ہوں،تو تجنیس تام کہلاتے ہیں۔(شرف الدّین ،1341ھ۔ش، ص:5) (عابد،علی،عابد،البدیع،1985ء،ص:293)

اس کی دو قسمیں ہیں: تجنیس تام مماثل،تجنیس تام مستوفی ۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف)۔ تجنیس تام مماثل: یہ تجنیس تام کی ایک قسم ہے جس میں ارکان تجنیس کی نوعیت بھی ایک ہی ہو۔یعنی دونوں اسم یا دونوں فعل ہوں۔ (معظمہ اقبالی،1366ھ۔ش،ص:163)

مثنوی دفتر پنجم میں تام مماثل کی ،کم مثالیں ملتی ہیں۔ایک مثال دیکھئے!

دست دادستت خدا ،کاری بکُن!   مکسبی کُن! یاری
یاری بکُن!   (مثنوی،دفتر پنجم،ص:247)

اس شعر میں "یاری،یاری" دو رکنِ تجنیس تامِ مماثل ہیں۔پہلا 'یاری' به معنی (مدد) کے آیا ہے۔جو کہ اسم ذات اور 'یارستن'(مدد کرنا) مصدر سے اسم مصدریایی ہے۔ اور دوسرا 'یاری' به معنی (دوست) کے لایا گیا ہے۔جو کہ اسم ہے۔

کی توانی کرد در خون آشنا   چون نۂ با جنگ ِمردان
آشنا   (ص:378)

درج بالا شعر میں "آشنا ، آشنا" دورکنِ جناسِ تام مماثل ہیں۔ کیوں کہ پہلا 'آشنا' دراصل 'شناکردن'(تیرنا) مصدر سے اور دوسرا'آشنا' به معنی(واقف ہونا) کے آیا ہے۔اور یہ دونوں فعل کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

نیست حمزہ خوردن اینجا تیغ بین   حمزہ باید درین
صفِ آهنین   (ص:379)

شعر بالا میں "حمزہ ، حمزہ" دو رکنِ جناس تام مماثل ۔ کیوں کہ پہلے 'حمزہ' کا مطلب (تارا میرا کے پتے) اور دوسرے 'حمزہ' (حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ) کے لیے آیا ہے۔اس لحاظ سے دونوں رکن ہی اسم ہیں۔

(ب) تجنیس تام مستوفی:دونوں متجانس الفاظ کا ،نوعیت کی وجہ سے مختلف ہونے کو ،تجنیس تام مستوفی کہا جاتا ہے۔یعنی اس میں سے ایک رکن اسم ہو تو دوسرا فعل یا ایک حرف ہو تو دوسرا حرف وغیرہ۔
(معظمہ اقبالی،1366ھ۔ش، ص:165)

مثنوی مولوی دفتر پنجم میں،تجنیس کی،اس قسم کی تامِ مماثل کے مقابلے میں زیادہ مثالیں ملتی ہیں۔ مثالوں کے چند نمونے درج ذیل ہیں:

1۔ تجنیس تام اور اس کی مزید دو اقسام :تجنیس مماثل و تجنیس مستوفی، 2۔جناس ترکیب یا تجنیس مرکب اور اس کی مزید تین اقسام: تجنیس مرکب مفروق /متشابه،تجنیس مرکب مرفوق،تجنیس مرفوع،3۔ تجنیس محرّف،4۔تجنیس زائد،5۔ تجنیس مطرف اوراس کی مزید تین اقسام: تجنیس مذیل،جناس مضارع،جناس لاحق۔ تجنیس قلب اور اس کی تین اقسام:تجنیس قلبِ بعض،تجنیس قلب کل،قلبِ مستوی۔ 7۔ ۔تجنیس خط،9۔ تجنیس اشتقاق۔
(فقیر، شمس الدّین،1887ء،ص:93-100)

اس تحقیقی مضمون میں تجنیس کی ہر قسم کا تعارف کرانے کے بعد ،مثنوی دفتر پنجم سے ،ان اقسام کی شعری مثالیں اور ان کی وضاحت کرکے،ثابت کرنے کی کوشش کی جائے گی ،کہ کیسے یہ ارکانِ تجنیس اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں اور مثنوی کا وہ شعر کیسے اس قسم پر پورا اترتا ہے۔ اس کے لیے ارکانِ تجنیس، جلی حروف میں لکھے گئے ہیں ،تاکہ قاری کی نظر آسانی سے فرق تلاش کرسکے۔اقسام یہ ہیں:

1۔ تجنیس اشتقاق 2۔ تجنیس تام اور اس کی اقسام 3۔تجنیس زائد اور اس کی اقسام،4۔تجنیس خط / خطی،5۔تجنیس قلب و مقلوب،6۔ تجنیس لفظ/لفظی،7۔ تجنیس محرّف،8۔ تجنیس مرکب اور اس کی اقسام ،9۔تجنیس مضارع و لاحق ،10۔ تجنیس مطرف ۔

اقسام تجنیس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ **تجنیس اشتقاق** : تجنیس کی اس قسم سے مراد ،ارکان تجنیس کا، اس طرح لانا یا ہونا کہ دونوں ایک ہی مادہ سے مشتق قرار پائے ہوں۔(روحی،1355ھ۔ق،ص:307)

اب مثنوی دفتر پنجم سے صنعت تجنیس اشتقاق کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے!

نور می کش ای حریفِ تیز کُوش   گرنۂ چون مُوش در
ظُلمت مکُوش   (مثنوی ،دفتر پنجم، ص:17)

شعرِ بالا میں دو ارکانِ تجنیس اشتقاق میں سے "کُوش ،مکُوش" 'کوشیدن' (کوشش کرنا) مصدرسے مشتق ہیں۔اور پہلا کوش "تیز کوش" به معنی (سخت کوشش کرنے والا) اسم فاعل جسے فارسی میں صفت فاعلی کہا جاتا ہے۔اور مکوش فعلِ نہی صیغہ واحد حاضر ہے۔

گریۂ با صدق بر جانها زَنَد   تاکه چرخ و عرش
را،گریان کُنَد   (ص:72)

درج بالا شعر میں "گریه ، گریان" دو رکنِ جناس ہیں اور یه دونوں' گریستن ' مصدر(رونا) سے مشتق ہیں۔گریه اور گریان حاصل مصدر ہیں۔

گر بخسپی مُشتری بینی به خواب   چغدِ بَد کی خواب بیند
جُز خراب   (ص:118)

درج بالا شعر میں "بخسپی ، خواب" دو رکنِ تجنیسِ اشتقاق ہیں۔اور 'خسپیدن ' (سونا/نیند کرنا)مصدر سے مشتق ہیں۔

عقلها زین سر بود بیرونِ دَر   زَهرۂ وهم ار بدَرَد گو بِدَرا!
(ص:223)

شعر بالا میں "بدَرَد، بدَر" دو رکنِ جناسِ اشتقاق ہیں۔

از غم جُدا (ص:235)

اس شعر میں "خدا،جدا" دورکن جناسِ خط ہیں۔'خدا' بہ معنی (اللہ) اور 'جدا' بہ معنی(الگ) کے آیا ہے۔

4۔ تجنیس زائد: یہ تجنیس کی وہ قسم ہے جس میں ارکان تجنیس میں سے ایک میں ، ایک یا دو حرف ،کبھی شروع ،کبھی درمیان اور کبھی آخر پر زائد ہو۔ یعنی یہ تین قسم کے ہوتے ہیں: مزید(مختلف الاوّل)،جناسِ وسط(مختلف الوسط) اور جناسِ مذیل(مختلف الآخر) بھی کہا جاتا ہے۔(شمیسا،سیروس،1390ھ۔ش،ص:61)

(الف) جناس مزیّد(مختلف الاوّل): اس قسم میں ،دو رکنِ جناس زائد میں سے ایک رکن میں شروع میں ایک یا دو حرف یا حروف کا اضافہ ہوتا ہے۔جیسے:دام/مدام،رمیدہ/آرمیدہ ،تاب/عتاب ، دون/گردون،،کار/پیکار،قار/منقار وغیرہ ۔ (ایضاً)

صاف خواهی جُبّه بشگاف ای پِسَر! تا ازان صفوت
بر آری زود سَر (مثنوی،دفتر پنجم:ص:47)

اس شعر میں "پسر ، سر"دو رکنِ جناس زائد ہیں۔ کیوں کہ ایک رکن کے شروع میں ایک حرف زائد ہے۔ 'سر' سے پہلے 'پ' زائد ہوکر'پسر' بن گیا۔جیسے 'پسر' (بیٹا/لڑکا) اور 'سر' (عضوِ انسانی)

ای بسا صیّادِ بی رحمت مُدام بهرِ این پَرها نهد
هر سوَم دام (ص:74)

اس شعر میں "مُدام،دَام" دورکنِ تجنیس زائد ہیں۔ کیوں کہ ایک رکن کے آغاز میں صرف ایک حرف زائد لانے سے دو مختلف المعانی لفظ بن گئے ہیں۔ اس میں 'مدام' (ہمیشہ کے لیے جو کہ حرفِ قید کہلاتا ہے اور 'دام'؛ (جال) یعنی اسم کے لیے آیا ہے۔

گر برویَد آن ز سوی نیستی فهم کُن ! گر واقف
معنیستی (ص:109)

اس شعر میں " نیستی،معنیستی" دو رکنِ تجنیس زائد مختلف الاوّل ہیں۔

نفی را ،اثبات می پنداشتیم دیدۀ معدوم بینی
داشتیم (ص:110)

درج بالا شعر میں "پنداشتیم، داشتیم" دو رکنِ جناس زائد مذیل ہیں ۔جن میں سے ایک کے شروع میں دوحرف زائد ہونے سے مختلف الفاظ بن گئے ہیں۔ 'پنداشتیم'، پنداشتن (سوچنا)مصدر سے اور' داشتیم '، داشتن(رکھنا) مصدر سے ہے۔اور یہ دونوں ماضی مطلق کے صیغہ جمع متکلم ہیں۔

تو مثالِ شادی و ما خنده ایم که نتیجه شادیِ
فرخنده ایم (ص:334)

اس شعر میں " خنده،فرخنده" دو رکن جناسِ مختف الاول ہیں اور ایک رکن کے آغاز میں دو حروف زیادہ ہیں۔

(ب) جناسِ وسط (مختلف الوسط) ارکانِ جناس میں سے کسی ایک کے درمیان میں ایک یا دو حروف کے زائد ہونے کو جناس وسط/مختلف الوسط کہا جاتا ہے۔(شمیسا،سیروس،1390ھ۔ش،ص:63)

مثنوی دفتر پنجم سے جناس زائد مختلف الوسط کی چند

سر بر آوردند باز از نیستی که ببین ! مارا که
اکمه نیستی (مثنوی،دفتر پنجم،ص:108)

اوپر دئے گئے شعر میں" نیستی،نیستی" دو ارکانِ جناس تام مستوفی ہیں۔کیوں کہ پہلا 'نیستی' بہ معنی(عدم) اور اسم ہے۔ اور دوسرا' نیستی ' بہ معنی (تو نہیں ہے)۔ اور یہ فعل ناقص ہے۔

تا بدانی اصلِ اصلِ رزق اُوست تا هم اُو را،جویَد
آن کو رزق جُوست (ص:157)

درج بالا شعر کے مصرع اوّ ل ہی میں"اصل،اصل" دو رکن جناس موجود ہیں۔ پہلا 'اصل' بہ معنی (اصل)حرف قید اور دوسرا' اصل' بہ معنی (جڑ یا بنیاد) کے استعمال ہوا ہے۔ جڑ اسم ہے۔

خاک را ،بَر سر زنی سر نشکنَد آب را ،بَر بَر زنی بَر
نشکنَد (ص:345)

اس شعر میں " بَر،بَر" دو رکن تجنیس ہیں۔ پہلا 'بر' دونوں بہ معنی(پَر بہ معنی اوپر) حرفِ اضافہ ہیں۔ جب کہ دوسرے مصرعے کے آخری دونوں 'بَر' بہ معنی(جسم)کے آئے ہیں۔ ہیں۔یعنی حرف اضافہ اور اسم ، جب دو رکنِ جناس و تجنیس دو مختلف صورتوں میں ہوں تو ،تام مستوفی کی مثال قرار پائی ہیں۔

دشمنِ راہِ خدا را خوار دار دُزد را منبر منه!بر دار
دارا! (ص:351)

اس شعر میں " دار،دار" دو رکنِ جناس ہیں۔ 'دار' جو کہ داشتن (رکھنا) مصدر سے فعل امر،صیغہ واحد حاضر ہے۔ اور دوسرے مصرعے میں 'دار' بہ معنی (پھانسی یا سولی) کے لیے لائے ہیں جو کہ اسم ہے۔اس طرح ایک رکن فعل اور دوسرا اسم لانے سے تجنیس تام مستوفی کی مثال بنتی ہے۔

3۔ تجنیس خط/خطی: تجنیس کی اس قسم میں،دونوں ارکان تجنیس ، صرف نقطوں کی وجہ سے مختلف پڑھے جاتے ہیں اور مختلف المعنی بھی بن جاتے ہیں۔مثلاً:محبت۔محنت،رحمت۔زحمت، وغیرہ۔(معظمه اقبالی، 1366ھ۔ش،ص:165)

مثنوی دفتر پنجم میں اس قسم کی تجنیس کے بہت زیادہ اشعار موجود ہیں۔ چند مثالیں یہ ہیں:

اینچنین لعَب آمد از ربِّ جلیل تا ببینی
کیست از آلِ خلیل (مثنوی،دفتر پنجم،ص:55)

اس شعر میں ، "جلیل،خلیل" دورکنِ جناسِ خط ہیں۔ 'جلیل' بہ معنی (مہربان) اور 'خلیل' بہ معنی(اللہ کا دوست یعنی پیغمبرحضرت ابراهیم علیه السلام

آن ز خدمت نازِ مخدومی بیافت وین ز مخدومی
ز راہِ عزّ بتافت (ص:57)

اس شعرمیں "بیافت،بتافت " دو رکنِ تجنیسِ خط ہیں۔'بیافت' یافتن(پانا) مصدر سے اور 'بتافت' تافتن(منه موڑ لینا) مصدر سے ہے۔اور دونوں ماضی مطلق صیغہ واحد غائب ہیں۔ جن کا بہ ترتیب معنی ہے (اس نے پالیا) اور(اس منه موڑ لیا)

آفرینها بر تو بادا ای خُدا! ناگهان کردی مرا

درج بالا اشعار میں"دایہ،دایگان"،"عرشی،عرشیند"،"دست،دستگیر" دو دو رکنِ جناسِ مذیل ہیں۔ان میں رکن کے آخر پر دو حروف زیادہ ہیں۔

5۔ تجنیس قلب یا مقلوب: اس سے مرادکلام یا نثر میں ایسے دو رکن تجنیس لانا کہ جن میں سے ایک کے حروف کی ترتیب بدلیں تو دوسرا ،رکن بنتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔(تفہیمی ،1996ء،ص: 328) اس قسم کی مثالیں مثنوی ،دفتر پنجم میں بہت کم تعداد میں ملتی ہیں۔تجنیس قلب و مقلوب کی تین اقسام کی تفصیل درج ہے:

(الف)۔ تجنیس قلبِ بعض: یہتجنیس قلب کی ایسی قسم ہے جس میں ارکان کے حروف ، تعداد میں تو برابر ہو،مگر ترتیب میں مختلف ہوں۔یعنی جس کی تبدیلی ترتیب میں نہ ہو۔اسے قلب بعض کہتے ہیں۔

(وطواط،رشیدالدّین ،1362ھ۔ش،ص: 16)

مثنوی، دفتر پنجم سے تجنیس قلب بعض کی چند شعری مثالیں دیکھتے ہیں:

مادحِ خورشید مَدّاحِ خود است   که دو چشمم روشن و نامُردم است (مثنوی،دفتر پنجم،ص:16)

درج بالا شعر میں"مادح،مداح" دو رکنِ جناسِ قلبِ بعض ہیں۔کیوں کہ 'مادح'(تعریف کرنے والا) اور 'مداح'(تعریف کرنے والا) دو رکن تجنیس ہیں۔ اسے ہی تجنیس قلب بعض کہتے ہیں۔

اوّلش علم ست وانگهی عمل   تا دهد بَر بعدِ مُهلت تا اَجَل (ص:112)

شعر بالا میں "علم،عمل" دو رکنِ جناسِ بعض ہیں۔ دونوں میں سے ایک کے حروف کے ادھر ادھر کرنے سے دوسرا رکن بن جاتا ہے۔

اختیارِ خود ببین !جَبری مشو!   ره رها کردی به راه آ،کَج مروا! (ص:301)

اس شعر میں "رہا،راہ" دو رکن جناسِ قلب ومقلوب بعض ہیں۔'رہا' رَستن (رہائی پانا/چھوڑ دینا) مصدر سے،حاصل مصدر ہے۔ اور 'راہ' بہ معنی (راستہ)کے آیا ہے۔ایک رکن کی ترتیب بدلنے سے دوسرا بن گیا۔

آن یکی مردیست قُوتش جمله درد   وین دگر مردی میان تهی همچو گرد (ص:384)

اس شعر میں" دگر،گرد" دو رکنِ تجنیس قلبِ بعض ہے۔کیوں کہ ایک رکن کے حروف کی جگہ بدلنے سے دوسرا رکن بن جاتا ہے۔اس لیے تجنیس قلب بعض کی مثال میں شامل ہے۔

ای که بدیده لذّتِ امرِ مَرا   جان سپرده بهرِ اَمرم در وفا (ص:404)

شعرِ بالا میں " امر،مرا" دو رکن جناس قلب بعض یا نامرتب ہیں۔یعنی دونوں کے حروف کی جگہ بدلنے سے دوسرا رکن بن جاتا ہے۔ ان میں سے 'امر' بی معنی(حکم) اور ' مرا' بہ معنی(مجھے)جو کہ ضمیر شخصی منفصل،مفعولی حالت،صیغہ واحد متکلم ہے۔

(ب)۔تجنیس قلب کُل: مصنفِ" فنونِ بلاغت و صناعاتِ ادبی" کے مطابق"چون قلب در تمام حروف دو کلمه واقع شده

مثالیں:

هر که کاه و جَو خورَد قُربان شوَد   هر که نورِ حق خورَد قرآن شوَد (مثنوی،دفتر پنجم،ص:253)

تو بحالِ خویشتن می باش شاد   تا بیابی در جهانِ جان مُراد (ص:259)

راه گم کرد او ازان صبحِ دروغ   چون مگس افتاد اندر دیگِ دوغ (ص:391)

عفو کردم،تو هم از من عفو کُن!   از گناهانِ نَو و جُرمِ کُهن (ص:401)

درج بالا اشعار میں "شور،شر"،"قربان،قرآن"،"جہان،جہاں"،"دروغ،دوغ" ،"کن،کہن" وغیرہ دو دورکن جناس زائد ہیں ؛جن میں کسی ایک رکن کے درمیان کا ایک حرف زائد ہے۔

آخر پر دو حروف زائد والے ارکان تجنیس کی چند مثالیں:

گویی آنجا خاک را می بیختم   زین جهانِ پاک می بگریختم (ص:70)

گر روَد در سنگِ سخت از کوششم   از دلِ سنگش کُنون بیرون کشم (ص:357)

من معیّن می ندانم جُرم را   لیک هم جرمی بباید کرم را (ص:399)

اوپر دئے گئے اشعار میں"بیختم،بگریختم"،"کوششم،کشم" ،"من،معیّن" دو رکن جناس ہیں۔اور ان میں سے ایک ایک رکن کے درمیان میں دو حروف زیادہ ہیں؛ کہ تجنیس زائد وسط کی مثال ہیں۔

(ج)جناسِ مذیل(مختلف الآخر): جب دو ارکان تجنیس میں سے کسی ایک کے آخر میں ایک یا دو حروف زیادہ ہوں تو وہ جناس مذیل یا مختلف الاخرکہلاتے ہیں۔جیسے:جام/جامه،نام/نامه،آیین/آیینه وغیرہ

(شمیسا،سیروس،1390ھ۔ش،ص:64-65)

ور رود بی سفر او دور دست   دیوِ بد همراه و هم سفره ویست (مثنوی،دفتر پنجم،ص:39)

که کمینه این کمین باشد بقا   تا ابد اندر عروج و ارتقاء (ص:60)

پیشوایِ بد بُوَد آن بُزّ شتاب   می بَرد اغنام را،پیشِ قصاب (ص:336)

استخوانها رفته جمله جان شُده   تخت و تخته آن زمان یکسان شُده (ص:348)

درج بالا اشعار میں"سفر،سفرہ"،"کمین،کمینہ"پیش،پیشوا"،"تخت،تختہ "، میں سے ایک رکن میں ایک حرف زائد ہے۔

اب چند دو حرف زائد کی مثالیں:

تو نمی دانی که دایه دایگان   کم دهد بی گریه شیر او رایگان (ص:27)

عقل و دلها بی گمانی عرشیند   در حجاب از نورِ عرشی می زیند (ص:72)

دست را مسپار جُز در دستِ پیر   حقّ شدست آن دستِ او را دستگیر (ص:83)

اس شعر میں "آنَا، عَنَا" دو رکن جناسِ لفظی ہیں۔ 'آنَا' بہ معنی(غرور/خودی/خودداری) استعمال ہوا۔اور'عَنَا' بہ معنی (مشقت) آیا ہے ۔

7۔ **تجنیس مرکّب**:دو متجانس الفاظ میں ایک مفرد اور دوسرا مرکب ہو تو تجنیس مرکب کہلاتا ہے۔(روحی،1964ء ص:305)اس کی تین اقسام ہیں:1۔مرکب مرفوع۔2۔۔مرکب مفروق3۔مرکب مقرون۔ مثنوی دفتر پنجم میں تجنیس کی اس قسم کے اشعار بہت کم ملتے ہیں۔نیچے تجنیس مرکب کی اقسام کی تعریف کے ساتھ مثنوی سے چند مثالیں دی جاتی ہیں۔

(الف)۔ تجنیس مرکب مرفوع/مرفوء: مصنف "حدائق البلاغۃ" کے مطابق:ایک لفظ مفرد ہو اور دوسرا لفظ کسی دوسرے قریب والے لفظ سے ٹکڑا لے کر بنایا گیا ہو اسے تجنیس مرکب مرفوع کہتے ہیں۔(فقیر،شمس الدّین،1887ء،ص:94)

مصنف "شعر و شاعران در ایرانِ اسلامی" نے مرکب مرفوع کی وضاحت درج ذیل مثال سے کی ہے:

از چه گاه غم نداری میلِ جام
توسن غم را،ز جامی کُن لجام
(اقبال،معظمه،1366ھ۔ش،ص:164)

یعنی دوسرے مصرعے کے آخر پر 'لجام' ہے۔جو کہ مفرد لفظ اور بہ معنی(لگام/عنان) استعمال ہوا ہے۔ جب کہ اسی طرح کا دوسرا لفظ بنانے کے لیے لفظ 'میل' کا آخری ' ل 'کو ' جام ' کے ساتھ ملانے سے ' لجام ' بن گیا ہے۔اور یہ ' لجام ' بھی، بہ معنی (لگام) استعمال ہوا ہے۔

مثنوی، دفتر پنجم موجود چند ہی مثالیں ملتی ہیں۔مثلاً

اینچه ناشکری و چه بیباکی ست تو نمی دانی که
نقاشش کیست (مثنوی،دفتر پنجم،ص:65)

اس شعر میں "کی ست،کیست" دونوں ارکانِ تجنیس مرکب مرفوع ہیں۔ اور پہلا رکن کا کچھ حصہ اس سے پہلی ترکیب 'بیباکی' کا آخرف 'کی' ملا کر "کیست' بنایا گیا ہے۔ایسا کرنے کو تجنیس مرکب مرفوع کہلاتا ہے۔

هین! بده ای زاغ این جان، باز باش پیشِ تبدیلِ خدا
جانباز باش! (ص:89)

درج بالا اشعار میں "جان باز باش ، جانباز باش" دو رکنِ جناس ہیں۔پہلا رکن لفظ کا حصہ ہے جب کہ دوسرا رکن خود ایک ترکیب ہے۔ایسی صورت ،تجنیس مرکب مرفوء کہلاتی ہے۔

ای که در معنی ز شب خامُش تَری گفتِ خود را
چند جوئی مُشتری (ص : 323)

اس شعر میں " مشتری،مشتری" دو رکنِ جناس مرکب مرفوع ہیں۔ پہلا رکن 'مشتری ' پچھلے 'خامش' سے' شین ' لے کربنا ہے۔جب کہ دوسرا رکن'مشتری' از خود کلمہ مفرد بہ معنی (خریدار) لایا گیا ہے۔

(ب)۔ تجنیس مرکب مفروق:یہ تجنیس مرکب کی ہی قسم ہے لیکن اس میں ارکان تجنیس بولنے میں ایک سے لگتے ہیں لیکن لکھنے اور معنی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔(معظمه اقبالی،1366ھ۔ش،ص:164) مثنوی مولوی دفتر پنجم سے مثال دیکھئے:

وان صفای عارضِ آن دلبران که بسوزد چون سپند

باشد،آن را قلبِ کُل می نامند۔از قبیل الفاظ :زار،راز و گنج،جنگ و تاریخ،خیرات(همایی،1389ھ۔ش،ص:54)

مثنوی دفتر پنجم میں اس قسم کی چند ہی مثالیں ملتی ہیں۔ان میں سے چند ایک، دیکھتے ہیں:

صدقِ هر دو ضد ببیند در رَوِش **هر** فریقی در **رهِ** خود
خوش منش (مثنوی،دفتر پنجم،ص:326)

اوپر دئے گئے شعر میں"هر،ره" دو رکنِ تجنیس قلب و مقلوب ہیں۔کیوں کہ 'هر' اور 'ره' میں سے ایک رکن کے حروف الٹانے سے دوسرا رکن بن جاتا ہے۔

دَستِ ظاهر می کُنَد داد و ستد دَستِ باطن بَر درِ
فردِ صَمَد (ص:362)

درج بالا شعر میں"دست،سِتَد" دو رکن تجنیس قلبِ کُل ہیں۔کیوں کہ 'دست' بہ معنی (ہاتھ) اور 'ستد' بہ معنی(چھین لے) ان ارکان میں سے ایک کے حروف بالکل الٹ کرنے سے دوسرا رکن بنتا ہے۔جو کہ قلب و مقلوبِ کُل کی مثال ہے۔

6۔ **تجنیس لفظ /لفظی:** صنعتِ تجنیس کی اس قسم میں ، ارکان تجنیس ایک ہی طرح سے پڑھے اور بولے جاتے ہیں۔ لیکن لکھنے اور معنی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔(همایی،1389ھ۔ش،ص:57)

مثنوی سے تجنیس لفظ یا لفظی کی چند شعری مثالیں دیکھتے ہیں۔

چون ندارم عقل تابان و صلاح پس چرا در چاه
نندازم سلاح (مثنوی،دفتر پنجم،ص:76)

اس شعر میں"صلاح،سلاح" دو رکنِ تجنیس لفظ یا لفظی ہیں۔ان میں سے 'صلاح' بہ معنی(نیکی) اور 'سلاح' بہ معنی (ہتھیار) آیا ہے۔

گر رگی عشقی نبودی کلب را کی بجستی کلب کهفِ
قَلب را (ص:205)

شعر بالا میں " کَلب،قَلب" دو رکنِ تجنیس لفظ /لفظی ہیں۔ 'کَلب' بہ معنی (کتا) اور ' قَلب' بہ معنی (دل) لایا ہے۔

بس حَلالی ها ازو می خواستند وز برای عُذر بر می
خاستند (ص:234)

اس شعر میں "خواستند،خاستند" دو رکنِ تجنیس لفظی ہیں۔ 'خواستند ' دراصل 'خواستن (چاہنا) مصدر سے ہے۔ اور 'خاستن' دراصل ' خاستن ' (کھڑے ہونا) مصدر سے ہے

موسیِ جان سینه را،سینا کُنَد طُوطیانِ کُور را،
بینا کُنَد (ص:258)

اس شعر میں "سینه،سینا" دو رکنِ تجنیس لفظی ہیں۔ 'سینه'بہ معنی (چھاتی) اور'سینا' بہ معنی (طُورِ سینا) وہ پہاڑ جہاں حضرت موسی علیه السّلام پر وحی اور تجلی نازل ہوئی۔

صد هزار مرگِ تلخِ شصت تو نیست مانندِ
فراقِ شستِ تو (ص:412)

اوپر دئے گئے شعر میں" شَصت،شَست" دو رکن جناس و تجنیس لفظی ہیں۔کیوں کہ 'شصت' بہ معنی (عدد ساٹھ) اور'شست' بہ معنی (حلقۂ زلف) لایا گیا ہے۔

نِک آنَا مائیم رَسته از آنَا از آنَایِ پُر بَلایِ پُر عَنَا
(ص:414)

سے پہلا 'پائیدار'بہ معنی(مستقل) کے استعمال ہوا ہے ۔ جب کہ دوسرا'پائیدار' دراصل 'پای' بہ معنی ستون اور' دار' بہ معنی (سولی یا پھانسی) استعمال ہوا تو ترکیب بنتی ہے" پھانسی کا ستون" یعنی یہ دوسرا پائیدار'پای،دار' مرکب ہے۔

8۔ تجنیس محرّف: اس سے مراد تجنیس کی وہ قسم ہے جس میں ارکان تجنیس بالکل ایک جیسے لکھے جائیں اور صرف اعراب یعنی زبر،زیر اور پیش سے ،ان کے معنی بدل جائیں۔۔

جیسے حدیث نبوی ہے۔ اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (ھمایی،1389ھ۔ش ،ص:50) اس مثال میں " خلقی،خُلقی" دو رکنِ تجنیس محرف یا ناقص ہیں۔'خَلقی' بہ معنی(مجھے پیدا کیا) اور 'خُلقی' بہ معنی(میرا اخلاق) صرف اعراب کے فرق کی وجہ سے معنی بدل گئے۔

مثنوی مولوی،دفتر پنجم سے تجنیس محرف کی چند مثالیں دیکھتے ہیں۔

بادشاهان بین! که لشکر می کَشند از حسَد خویشانِ
خود را، می کُشند (مثنوی،دفتر پنجم،ص:126)

درج بالا شعر میں"می کَشند، می کُشند" دو رکنِ تجنیس محرف ہیں۔ 'می کَشند' بہ معنی (لشکرکشی کرتے ہیں)'کشیدن '(لشکر کشی کرنا/کھینچنا) مصدر سے ،فعل حال ،صیغہ جمع غائب ہے۔اسی طرح 'می کُشند' بہ معنی (مارڈالتے ہیں) دراصل 'کُشتن'(مارڈالنا) مصدر سے فعل حال ، صیغہ جمع غائب ہے۔

گریۀ او ،خندۀ او، نُطقِ او فهم او ، خَلقِ او،
خُلقِ او (ص:140)

اس شعر میں "خَلق،خُلق" دو رکنِ تجنیس محرف ہیں۔ صرف اعراب کے فرق سے دو مختلف المعنی لفظ بن گئے ہیں۔ 'خَلق' بہ معنی (تخلیق) اور 'خُلق' بہ معنی (اخلاق) آیا ہے۔

گر نخواهد زیست جان بی این بَدَن پس فلک ایوانِ که
خواهد بُدن (ص:180)

درج بالا شعرمیں " بَدَن،بُدَن" دو رکن جناسِ ناقص/ محرف ہیں۔ جو اعراب کے فرق سے مختلف المعنی میں استعمال ہوئے ہیں۔' بَدَن' بہ معنی (جسم) اور'بدن'(مخفف بُودن، یعنی: ہونا)

کارِ تُرکان ست نی تَرکان برو! جای تَرکان هست خانه
خانه شود! (ص:379)

شعرِ بالا میں " تُرکان،تَرکان" دو رکنِ تجنیس محرف ہیں۔ ' تُرکان' بہ معنی(ترک کی جمع یعنی بھادر لوگ) ' تَرکان' بہ معنی (عورت) استعمال ہوا ہے۔

ماهم از مهر ار دو کف برهم زنَد زَهرَه نَبُوَد زُهرَه را ،تا
دم زنَد (ص:423)

اس شعر میں "زَھرہ،زُھرہ" دو رکن تجنیس محرف ہیں۔ 'زَھرَہ' بہ معنی (عضو پتّہ) جو کہ ھمت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔اور 'زُھرَہ' اس سے مراد (بہت حسین عورت) اور (ستارہ زہرہ) بھی اسی کے نام پر ہے۔

9۔ جناسِ مضارع و لاحق: ایسے دو رکنِ جناس جن کا پہلا یا درمیان کا حرف فرق ہو یا قریب المخرج ہو تو اسے جناس مضارع و لاحق کہتے ہیں۔(ھمایی،1389ء،ص:48)

این دل بران (مثنوی،دفتر پنجم،ص:103)

اس شعر میں " دلبران،دل بران"دو رکنِ جناس مرکب مقرون ہیں۔ پہلا رکن 'دلبران'جو کہ دلبر کی جمع ہے اور دوسرا رکن، 'دل ،بر،آن' کا مرکب ہے اور بہ معنی (دل اس پر/دل جس پر)کے لیے استعمال ہوا ہے۔

بس طناب اندر گُلو و تاج دار بروی انبوهی که اینک
تاجدار (ص:52)

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں' تاجدار' دو رکنِ جناس مرکب ہیں۔جس میں سے پہلا 'تاج اور دار' کا مرکب ہے جب کہ دوسرا بادشاہ کے لیے آیا ہے۔

تا به زانوئی میانِ آبِ جو غافل از خود،زین و آن
تو آبجو! (ص:114)

اور درج ذیل شعر کے پہلے مصرعے میں"آب ِجو' یعنی نہرکا پانی اور دوسرے مصرعے میں 'آبجو' آب اور جوی سے مرکب ہے۔یعنی پانی تلاش کرنے والا یعنی صفت فاعلی جسے اردو اور عربی میں اسم فاعل کہلاتا ہے ،

بر سرِ میدان چو مردان پائیدار تا نگردی مُبتلای
پای دار (ص:257)

اس شعر میں " پائیدار،پای دار" دو رکنِ جناسِ مفروق ہیں۔ 'پائیدار' مفرد ہے ؛ جو کہ بہ معنی(اپنی جگہ پر جمے رہنا) استعمال ہوا ہے۔جب کہ دوسرا رکن'پای،دار' سے مرکب ہے ؛جو بہ معنی(سولی کے نیچے) کے استعمال ہوا ہے۔

(ج)۔ تجنیس مرکب مقرون: اگر ارکان تجنیس میں سے ایک رکن مفرد ہو،اور دوسرا ایک سے زیادہ کلمات سے مرکب ہو تو تجنیس کی ایسی قسم کو تجنیس مرّکب مقرون کہتے ہیں۔(ھمایی،1389ھ۔ش،ص:47)مثلاً: مثنوی دفتر پنجم سے مثال ملاحظہ فرمائیے۔

ہین! مکش هر مشتری را، تو بَدست عشقبازی با دو
معشوقه بَدست (مثنوی، دفتر پنجم،ص:154)

اس شعر میں "بَدست،بَدست" دو رکنِ تجنیس ہیں۔ پہلا'بدست' دراصل 'بہ دست' بہ معنی(ہاتھ سے) جب کہ دوسرا 'بدست' دراصل بد است بہ معنی(برا ہے) لایا گیا ہے۔

چه حلالی خواست می باید زمن که منم مجرم تر از
اهلِ زمن (ص:234)

شعرِ بالا میں " زمن،زمن" دو ارکانِ تجنیس مرکب مقرون ہیں۔ پہلا رکن دراصل 'ز،من' بہ معنی(مجھ سے) اور دوسرا رکن' زمن' مفرد ہے اوربہ معنی (زمانہ) لایا گیا ہے۔

حملۀ زن درمیانِ کارزار نشکند صف بلکه
گردد کارزار (ص:251)

اس مثال میں " کارزار،کارزار" دو رکن جناس مرکب مقرون ہیں۔ ان میں سے ایک رکن 'کارزار' بہ معنی(جنگ) آیا ہے اور مفرد کلمہ اور دوسرا' کارزار' دراصل 'کار،زار' بہ معنی(بگڑا ہوا کام) استعمال ہوا اورمرکب ہے۔ اس طرح ان کے معنی بھی مختلف ہیں۔

کی بُوَد طاعت چو خُلدِ پائیدار کی بُوَد دزدی به
شکلِ پائیدار (ص:399)

اس شعر میں "پائیدار'،پائیدار"دو رکنِ جناس ہیں۔جن میں

یہ بھی دو رکنِ تجنیس مطرف کی مثال ہیں۔

المختصر!اس مطالعے کا نتیجہ نکالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ویسے تو مثنوی معنوی کے دفتر پنجم میں صنعتِ تجنیس یا جناس کی تقریباً ہر قسم کے اشعار یا مصرعوں میں رکن جناس موجود ہیں۔لیکن کچھ کی تعداد زیادہ اور کچھ کی کم ہے۔

جن اقسامِ تجنیس کی تعداد زیادہ ہے، وہ درج کئے جاتے ہیں،جیسے: تجنیس اشتقاق، تجنیس تام مستوفی، تجنیس خط/خطی،تجنیس زائد،تجنیس مضارع و لاحق وغیرہ

جن اقسام تجنیس کی تعداد نسبتاً کم ہے وہ یہ ہیں: تجنیس مرکب، تجنیس محرف وغیرہ

جن اقسام تجنیس کی تعداد بہت کم ہے: تجنیس مماثل،تجنیس قلب،تجنیس لفظی،تجنیس مطرف،تجنیس مرکب مرفوع وغیرہ

اور ان تمام اقسام کو پڑھ کے احساس ہوتا ہے کہ جب تک شاعر کے پاس بہت سا مطالعہ اور ذخیرۂ الفاظ نہ ہو ،مثلاً ایک جیسے الفاظ کے معنی معلوم نہ ہوں ،اعراب کے فرق سے معنی بدل جانے کا ادراک نہ ہو ،نقطوں کے بدلنے سے کیسے "محرم سے مجرم " بنتا ہے،معلوم نہ ہو،ایسے الفاظ کا ذخیرہ نہ ہو جو بولے ایک جیسے جاتے ہیں لیکن لکھنے اور معنی کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔حروف کے فرق یا زائد ہونے سے کیا سے کیا معانی ہوجاتے ہیں،الفاظ کیسے الٹ پلٹ کر معنی بدل جاتے ہیں، تو تجنیس جیسی خوب صورت صنعت پر پورا اترنا ممکن نہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صنعتِ تجنیس یا جناس نہ صرف کلام کو خوب صورت بناتا ہے ، بلکہ قارئین پر شاعر کے قادرالکلام ہونے کا بھی پتہ دیتی ہے۔مولانا جلال الدّین رومی نے اپنی قادرالکلامی کے ثبوت کے ساتھ ساتھ قارئین کے ذخیرۂ الفاظ میں بھی اضافہ کیا ہے۔اور مثنوی جس کمال کو پہنچی اس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

مآخذ و منابع:

(تفہیمی،ساجد اللہ)،1996ء ،(فرہنگ اصطلاحات علوم ادبی،مرکز تحقیقات ایران و پاکستان،اسلام آباد۔)

(روحی،علی،اصغر)،1964ء(دبیر عجم،مطبوعہ رزّاقی مشین پریس،حیدر آباد دکن)

(رومی،جلال الدّین)،1974ء،(مثنوی معنوی،مترجم،سجاد حسین،قاضی،(دفتر پنجم)الفیصل،لاہور)

- (شرف الدّین حسن بن محمد رامی تبریزی)،1341 ھ۔ش،(حقایق الحدایق،بہ تصحیح،سید محمد کاظم امام،چاپخانہ دانشگاہ،تہران،ایران)

(شمیسا،سیروس)،1390ھ۔ش،(نگاھی تازہ بہ بدیع،چاپ چھارم،نشر میترا،تہران،ایران)

(عابد ،علی،عابد)،1985ء،(البدیع،مجلس ترقیِ ادب،لاہور)

(علی،حسن) ،2017ء،(حسن اللغات،(فارسی۔اردو)اورینٹل بک سوسائیٹی،لاہور)

(فقیر،شمس الدّین)،1887ء،(حدائق البلاغۃ ،نول کشور،کانپور،ہندوستان)

(فیروز الدّین،مولوی)،1931ء،فیروز اللغات(فارسی)،فیروز سنز،لاھور)

- (معظمہ اقبالی)،1366ھ۔ش،(شعر و شاعراندر ایران اسلامی،دفتر نشر فرہنگ اسلامی، تہران،ایران)

- دانشگاہ ھا،تہران)

- ۔ (همایي،جلال الدّین)،1389ھ۔ش،(فنون بلاغت و صناعات ادبی،جلداوّل،چاپ سوّم،انتشارات توس،تہران)

(وطواط،رشید الدّین)،1362ھ۔ش،(مصحح: آشتیانی،عباس اقبال،کتاب خانہ احمدی،کتاب خانہ سنائی،تہران،ایران)

مثنوی ،دفتر پنجم میں بھی تجنیس کی اس قسم کے اشعار کی ایک بڑی تعداد موجود ہیں۔نیچے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے!پہلے چند ایسی مثالیں کہ دو رکنِ جناس کے شروع کا حرف تبدیل ہے۔

شرحِ تو غبن است با اهلِ جهان　　همچو رازِعشق
دارم در نهان　　(مثنوی،دفتر پنجم، ص:15)

نور یابد مستعدِ تیز کُوش　　کُو نباشد
عاشقِ ظلمت چو مُوش　　(ص:17)

صوفی بدرید جُبّه در حَرَج　　پیشش آمد
بعد بدریدن فَرَج　　(ص:47)

آمدیم اکنون بطاؤسِ دو رنگ　　کو کند جلوه
برای نام و ننگ　　(ص:50)

درج بالا اشعار میں "جہان،نہان" "کوش،موش" "حرج،فرج " ، "رنگ،ننگ" ارکانِ تجنیس ہیں ،جن کے پہلے حروف تبدیل ہونے سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔

اب چند ایسی مثالیں کہ جن میں ارکانِ تجنیس کے درمیان کا حرف تبدیل ہے:

آن ز خدمت نازِ مخدومی بیافت　　وین ز مخدومی
ز راهِ عزّ بتافت　　(ص:57)

نفسِ توتا مستِ نُقلست و نبید　　دانکه رُوحت
خوشۀ غیبی نَدید　　(ص:250)

ان اشعار میں "بیافت ،بتافت" ،"نبید،ندید"'دو رکن جناس کے درمیان کا حرف تبدیل ہونے سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔

10۔ تجنیس مطرف: مصنف "فنونِ بلاغت و صناعات ادبی" ارکان جناس میں ، آخر کا حرف تبدیل ہوتو اسے تجنیس مطرف کہتے ہیں۔جیسے: آزاد،آزار و یاد،یار و مقام،مقال (همايي، 1889ھ۔ش،ص:48)

مثنوی کیوں کہ ہم قافیہ ہم ردیف ہوتی ہے اس لیے ایسے کلمات تو ملتے ہیں جن کا پہلا اور درمیان کا حرف تبدیل ہو،لیکن تجنیس کی اس قسم کی مثالیں کم ملتی ہیں کہ جن کا آخری حرف تبدیل ہو۔چند مثالیں دی جاتی ہیں۔

کارت۔تو بوده است از وقتِ ولاد　　صیدِ مردم کردن از
دام و داد　　(مثنوی، دفتر پنجم،ص:51)

اس شعرِ بالا میں "دام،داد" دو رکنِ تجنیسِ مطرف ہیں۔'دام' بہ معنی (جال) اور 'داد' بہ معنی(بخشش/دینا) کے آیا ہے؛ جو کہ 'دادن'(دینا/ بخشنا) مصدر سے حاصل مصدر ہے۔

تیز چشم و دزد ران و صید گیر　　می دویدے در پیِ
صید او چو تیر　　(ص:59)

شعرِ بالا میں"تیز،تیر" دو رکنِ جناسِ مطرف ہیں۔' تیز' بہ معنی (چُست) اور ' تیر' بہ معنی (آلہ جو کمان سے پھینکا جاتا ہے) ان دونوں کلمات کا آخری حرف تبدیل ہے۔اس لیے تجنیس مطرف کی مثال ہے۔

یا بہ نورہ یا بُسترہ بسترش　　یا نمازت کامل آید
خوب و خوش　　(ص:335)

اس شعر میں "خوب ،خوش" کے آخری حرف تبدیل ہیں۔